17

روزے سے انسان کو استقلال سیکھنا چاہیئے

(فرمودہ ۱۸ر مئی ۱۹۲۳ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

رمضان ختم ہو گیا اور اس کے بعد وہ زمانہ شروع ہوا جس میں لوگوں کو کھانے پینے کی بندش نہیں ہوتی۔ میں نے اسی رمضان کے ایک خطبہ میں بیان کیا تھا کہ رمضان ہمیں ایک سبق سکھاتا ہے۔ کہ انسان بغیر غذا کے اپنی طاقت قائم نہیں رکھ سکتا۔ اس سے زائد بات کا چونکہ اس مضمون سے تعلق نہیں۔ اس لئے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس لئے میں اتنا ہی حصہ لیتا ہوں کہ رمضان سے سبق ملتا ہے کہ کھانا ترک کرنے سے انسان کمزور ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ چاہتے ہیں کہ روزے کا ان کے جسم پر اثر نہ ہو۔ صبح کو کھانا کھاتے ہیں اور غذا بھی ثقیل کھاتے ہیں۔ ایسی جو جلد ہضم نہ ہو اور کمزوری کا بدل ما یتحلل ہوتا رہے۔ مگر باوجود اس قسم کی غذا اور باوجود اس کے کہ کھانا ترک نہیں کرتے رمضان کے دنوں میں کمزور ہو جاتے ہیں۔ کمزوری شروع دن سے بڑھتی ہے اور رمضان کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ کمزوری جسمانی بڑھتی ہی جاتی ہے حتیٰ کہ اگر روزہ رکھنا ترک نہ کیا جائے تو نقصان ہو جائے۔ اس لئے شریعت نے حد بندی کی کہ نقصان نہ ہو اور فائدہ ہو جائے۔ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی کہ ہمیشہ روزہ رکھا کریں۔ مگر آپ نے فرمایا کہ جہنم میں ایک مقام ہے جو ہمیشہ کے روزہ داروں کے لئے ہے[1]۔ گویا روز روزہ رکھنے کو سخت ناپسند فرمایا کہ بجائے خدا کا قرب دینے کے تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔ شریعت روزوں سے فائدہ کی حد تک پہنچانا چاہتی ہے اور نقصان کی حد شروع ہونے سے پہلے روک دیتی ہے۔ یہ ایک سبق ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ جو کام بھی ہو اس کام میں صیام کا نتیجہ کمزوری ہوتا ہے۔ جس طرح روزہ رکھنے سے جسم میں کمزوری آتی ہے۔ مگر اس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے کہ تکلیف برداشت کرنے کی بھی طاقت آتی ہے اور مشقت کی طبیعت عادی ہو جاتی ہے۔ بھوک پیاس کو روکنے کے معنے ہیں کہ بھوک پیاس کی عادت ڈالنا۔ جب غذا نہیں ملتی تو ضعف ہوتا ہے مگر

تکلیف کے برداشت کی طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح دوسرے امور میں ہے کہ جو کام میں رکاوٹ ہوگی اس میں کمزوری آئے گی۔ ایک زمیندار جو ہل چلاتا ہے اگر ہل چلانا چھوڑ دے تو کچھ عرصہ کے بعد اس میں طاقت کی کمی آجائے گی۔ یا اگر ایک طبیب جس کی پریکٹس جاری ہے اس کے مریضوں کو جلدی صحت ہوگی۔ بہ نسبت اس کے جس نے اس فن کو چھوڑ دیا ہو۔ کیونکہ موخرالذکر کو نسخہ تجویز کرنے میں دیر اور مشکل ہوگی۔ پس کامیابی اس کے لئے ہے جو مستقل رہے۔

پس روزے سبق ہیں کہ انسان کو استقلال سیکھنا چاہیئے۔ کئی لوگ کچھ سیکھتے ہوئے ناغے کرتے ہیں۔ ناغوں سے مشق کم ہو جاتی ہے۔ وہ طلبا جو ناغے کرتے ہیں۔ گر جاتے ہیں اور باقاعدہ سکول میں آنے والے بڑھ جاتے ہیں۔ یہی حال عبادات کا ہے۔ جو شخص نماز میں ناغہ کرتا ہے وہ اپنا پچھلا کیا ہوا ضائع کر دیتا ہے صدقہ و خیرات میں ناغہ کرنے والا اپنے کام کو ضائع کرتا ہے۔ وقفہ کے معنے ہیں پہلے کام کو ضائع کر دینا۔ اگر زمیندار اپنے کام میں ناغہ کر دے اور ایک سال ہل نہ چلائے۔ غلہ نہ بوئے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ اس نے اپنے پہلے غلہ کو کھالیا اور آئندہ کو بھوکا رہنے کا سامان کرلیا۔ اس لئے مومن کو اپنے کام میں ناغہ نہیں ہونے دینا چاہیئے کیونکہ بعض ناغے کرنا کام کو خراب کرنا ہوتا ہے۔ رمضان کا تجربہ بتاتا ہے کہ خوراک میں صرف وقت کی تبدیلی سے کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ اگر روٹی کا وقت بدلنے سے فرق پڑتا ہے تو روٹی کے ترک سے کتنا نقصان ہو سکتا ہے یہ سبق ہے جس پر عمل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو استقلال دے۔ اور ہم اس کے ماتحت کام کریں۔

(الفضل ۳۱ر مئی ۱۹۲۴ء)

ا۔ مسند احمد بن حنبل جزو ۴ ص ۴۱۴